علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

مضمون	:	**درجہ بندی و کیٹلاگ سازی**
سطح	:	**بی۔اے**
کوڈ	:	**467**
مشق نمبر	:	**01**
سمسٹر	:	**بہار 2025ء**

سوال نمبر1: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

1۔ لفظ "Classification" کس زبان سے ماخوذ ہے؟ **جواب:** لاطینی زبان سے

2۔ لائبریری سائنس کی بنیاد کس پر ہے؟ **جواب:** درجہ بندی پر

3۔ اشیاء کی فطری خصوصیات سے کیا مراد ہے؟

جواب: کسی چیز کا وہ وصف جو اس میں قدرتی طور پر موجود ہو اس کی فطری خصوصیت کہلاتی ہے۔

4۔ پورفائری کون تھا؟ **جواب:** پورفائیری ایک یونانی فلاسفر تھا۔

5۔ ڈیوی درجہ بندی سکیم میں جداول کے نام تحریر کریں۔

جواب:

LANGUAGE,PERSON,RACIAL ETHNIC NATIONAL GROUP, STANDARD SUBDIVISION ETC.

6۔ اقوام اور نسلی گروہوں کی تقسیم DDC کے کس جدول میں ہے؟ **جواب:** Racial ethnic National Groups

7۔ DDC کا جدول نمبر 6 کس موضوع کو کیسے تقسیم کرتا ہے؟ **جواب:** Languages

8۔ درجہ بندی میں علامت یا Notation سے کیا مراد ہے؟ **جواب:** علامت بالکل خالص (Pure) ہے جو کہ عربی ہندسوں پر مشتمل ہے۔

9۔ لائبریری آف کانگریس درجہ بندی کی علامات کیسی ہیں؟ **جواب:** اس سکیم میں علامات کا ملا جلا نظام استعمال کیا گیا ہے۔

10۔ فرانسس بیکن کیوں مشہور ہے؟

جواب: 18 بڑے اور اہم موضوعات کے نظام کو اس مقصد کے لیے استعمال کیا گیا۔ 1812ء میں جب ذخیرہ کتب 3000 جلدوں سے تجاوز کر گیا تو قدرے بہتر درجہ بندی کی ضرورت محسوس کی گئی جس کے لیے فرانسس بیکن نے ترمیم شدہ درجہ بندی سکیم متعارف کروائی جس کی وجہ سے وہ بہت مشہور ہوئے۔

03450455 ... Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

سوال نمبر2: درجہ بندی کیا ہے؟ کون سے اجزاء لائبریری یا عملی درجہ بندی کے لیے ضروری ہیں؟

جواب: **درجہ بندی کیا ہے:** درجہ بندی کا مطلب یہ ہے کہ اشیاء کو ایک دوسرے سے علیحدہ کر کے مختلف گروہوں میں رکھا جائے۔ تا کہ انہیں شناخت کرنے میں آسانی ہو۔ یہ چیز انسان کی فطرت میں داخل ہے۔ اور اس عمل کے لیے ان اشیاء کی خصوصیات کو بنیاد بنایا جاتا ہے۔

جیسے ایک سکول کے 10th کلاس کے طلبہ کے رزلٹ کو بنیاد بنا کر تین خصوصیات پر درجہ بندی کی جا سکتی ہے۔ (A+, A-, B+, B-, C+, C-)

عملی درجہ بندی کے اجزاء: درج ذیل اجزاء عملی درجہ بندی کے لئے ضروری ہیں۔

درجہ بندی کی بنیاد ایک خصوصیت ہے: درجہ بندی کے عمل میں شروع سے آخر تک ہر مرحلے میں ایک اور صرف ایک خصوصیت کو تقسیم کے لئے بنیاد بنانا ضروری ہے۔ دوسرے لفظوں میں فطری اور غیر فطری خصوصیت کا استعمال تقسیم کے ہر مرحلے پر ایک جیسا بنانا ضروری ہے۔ یعنی کسی بھی مرحلے پر ایک سے زائد خصوصیات کو بنیاد بنا کر تقسیم کا عمل نہ کیا جائے۔ صرف ایک ہی خصوصیت سے نہ تو الجھن پیدا ہوتی ہے۔ اور نہ ہی چیزیں گڈمڈ ہوتی ہیں۔ مثلاً اگر ہم کبوتروں کی درجہ بندی کر رہے ہوں اور ایک ہی وقت میں رنگ اور قد وقامت کی بنیاد پر درجہ بندی شروع کر دیں تو سفید کبوتر، چھوٹے کبوتر، کالے کبوتر، بڑے کبوتر وغیرہ کے درجے وجود میں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اشتہاری مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

آ ئیں گے۔جس سے الجھن پیدا ہوگئی اور کبوتر کے مختلف ذیلی درجے آپس میں گڈمڈ ہو جائیں گے۔اس لیے کہ سفید کبوتر بڑے بھی ہو سکتے ہیں اور چھوٹے بھی۔اسطرح چھوٹے کبوتر سفید بھی ہو سکتے ہیں اور کالے بھی۔یوں بیک وقت زیادہ خصوصیات کا استعمال ابہام پیدا کر دیتا ہے۔یعنی اس اندازِ تقسیم سے واضح گروپ نہیں بنتے۔جس سے درجہ بندی کا مقصد ختم ہو جاتا ہے۔درجہ بندی کا مقصد تو یہ ہے کہ ایک گروپ کے بارے میں ہمیں واضح طور پر علم ہو کہ اس کے ارکان کی خصوصیات کیا ہے۔

مختصر یہ کہ تقسیم کے ہر مرحلے پر خصوصیات کا استعمال لازمی ہے لیکن ایک وقت میں صرف ایک خصوصیت کی بنیاد پر درجہ بندی کی جانی چاہیے۔

درجہ بندی کا عمل تدریجی ہو: درجہ بندی کا عمل بتدریج ہونا چاہیے۔وہ کم از کم فرق جو کسی درجے میں موجود ہو۔جس کی بنیاد پر درجہ بندی کی جا سکتی ہو۔ہر مرحلے پر استعمال کیا جائے تا کہ اس کے نتیجے میں وجود میں آنے والی تقسیم اس حد تک ہو جتنی کہ عملی طور پر ممکن ہے۔اس عمل سے مواد کا آپس میں تسلسل قائم رکھنے میں مدد ملتی ہے۔ذیل تقسیمات کے سلسلے کو ترتیب اور تنزلی میں ہونا چاہئے۔اسے معیاری ہونا چاہیے اور تناسب کا اظہار کرنا چاہیے۔اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر سلسلے میں پہلے اور آخری رابطے کے درمیان واضح ہر کڑی موجود ہو۔جیسے ایشیاء، پنجاب، گوجر خان کے سلسلے میں تناسب کا اظہار نہیں ہو رہا کیوں کہ پاکستان اور راولپنڈی کی درمیانی کڑیاں غائب ہیں۔

ذیلی تقسیمیں مربوط اور مساوی مرتبے کی ہوں: ایک درجے کی ذیلی تقسیم آپس میں مربوط اور ہم مرتبہ ہوتی ہیں۔درجہ بندی کے عمل میں ذیلی تقسیموں کی حیثیت برابر ہونی چاہیے۔انہیں برابر وزن دیا جائے اور ان کی ترتیب ایک ہی طریقے سے ہونی چاہیے۔اس سلسلے میں یہ بات بھی یقینی بنائی جانی چاہیے کہ درجوں میں کوئی ابہام نہ ہو بلکہ یقینی طور پر معلوم ہو جائے کہ کون سی اشیاء ایک ذیلی درجے میں موجود ہیں اور کون سی موجود نہیں مزید برآں اس اصول سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ اگر ایک ہم مرتبہ درجوں کو مزید ذیلی درجوں میں تقسیم کیا جا رہا ہو تو دوسرے ہم مرتبہ درجے یا درجہ بندی کو مزید درجوں میں تقسیم کیا جانا چاہئے۔
جیسے اگر ہم بیمہ کی درجہ بندی کر رہے ہوں تو پہلے بیمہ کی مختلف شاخوں یا ذیلی درجوں کا تعین کریں گے پھر ہر ذیلی درجے کو مزید تقسیم کریں گے۔اس درجہ بندی میں بیمے کے تینوں ذیلی درجے بیمہ زندگی، بیمہ نقل و حمل، بیمہ آتش زدگی ہم مرتبہ میں ان کو ایک جیسا وزن اور اہمیت دی گئی ہے۔ان میں سے ہر ایک کو ایک ہی جیسی خصوصیات کی بنیاد پر مزید ذیلی درجوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

تقسیمات مجموعی طور پر جامع ہوں: مربوط اور ہم پلہ درجے یا کسی درجے کی تقسیم (ایک سلسلے کے ماخوذ درجے) کی حیثیت میں اپنے بالائی درجے کے لحاظ سے جامع ہونے چاہئیں۔یعنی درجوں یا انواع کی خصوصیات کا مجموعہ اپنے بالائی جینس کی خصوصیات کے مجموعے کے برابر ہونا چاہیے اور کوئی ایسی چیز جو جینس میں شامل ہو اسے حذف نہیں ہونا چاہیے۔بلکہ اسے اس جینس کی کسی نہ کسی ذیلی تقسیم میں لازماً شامل ہونا چاہیے۔اسطرح انفرادی طور پر ذیلی درجوں میں کوئی ایسی چیز شامل نہ ہو جس میں اس جینس کی خصوصیات موجود نہ ہوں۔
مثلاً جاندار جینس کو دو ذیلی درجوں پودے اور جانور میں تقسیم کیا گیا ہے۔یوں جاندار جینس کا ہر رکن کسی ایک ذیلی درجے پودے یا جانور لازماً شامل ہوگا۔اور ان دونوں ذیلی درجوں میں انفرادی طور پر کوئی ایسا رکن شامل نہیں ہوسکتا جو جینس جاندار کا رکن نہ ہو یعنی جس میں وہ بنیادی خصوصیات موجود نہ ہوں۔جو جینس جاندار کا خاصہ ہیں تاہم اس اصول کا اطلاق موجودہ دور تک کی تحقیقات اور علم کی حد تک ہی ہو سکتا ہے۔نئی تحقیقات کے نتیجے میں نئے ارکان اور نئی خصوصیات کے باعث مستقبل صورتِ حال تبدیل بھی ہو سکتی ہے۔

سوال نمبر 3: پوری فائری کے محکومات کی روشنی میں Accidents, Property, Difference Species, Genus کی وضاحت کریں نیز درجہ بندی کے اصولوں پر تفصیلی نوٹ تحریر کریں۔

جواب: **پورفائیری:** پورفائیری ایک یونانی فلاسفر تھا۔اس نے اس نظریے کی وضاحت کے لیے کہ تمام اشیاء، باہمی منحصر ہیں ایک خاکہ بنایا جسے شجر پورفائیری کہا جاتا ہے۔اس سے درجہ وار ترتیب کا پتہ چلتا ہے۔یعنی درجوں کے ایک سلسلے کی ایسی تقسیم جن میں ہر مرحلے پر ایک درجہ صرف دو ذیلی درجوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔1۔ **مثبت درجہ** 2۔ **منفی درجہ**

1۔مثبت درجہ: مثبت وہ درجہ ہے جس میں درج ذیل خصوصیات موجود ہوتی ہیں۔

2۔ منفی درجہ: منفی سے مراد وہ درجہ ہے جس میں درج ذیل خصوصیات موجود نہیں ہوتیں۔

خصوصیات: خصوصیات سے مراد وہ خصوصیات ہے جن کو بنیاد بنا کر اس مرحلے پر تقسیم کا عمل کیا جاتا رہا ہے۔شجر پورفائیری درجہ بندی کے درج ذیل اصولوں کی وضاحت کرتا ہے۔

ا۔ہر مرحلے پر صرف ایک خصوصیت کو بنیاد بنا کر درجہ بندی کی جائے۔

۲۔ہم پلہ یا مربوط درجے آپس میں مکمل طور پر اختصاصی ہوں یعنی ایک درجے میں مرطوط اشیاء دوسرے درجے میں نہ ہوں۔

۳۔اس درجے کے تمام ذیلی درجوں کو یکجا کرنے پر وہی درجہ بن جائے۔جسے تقسیم کیا گیا تھا۔یعنی وہ اپنے ذیلی درجوں کی خصوصیات کا مجموعہ ہوا اور وہ خصوصیات جو کسی درجے میں ہوں ان میں سے ہر خصوصیت اس کے کسی نہ کسی ذیلی درجے میں موجود ہو۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

۴۔مربوط درجے ایک ہی سلسلے کے ہوتے ہیں۔یعنی مربوط درجے آپس میں برابر کا درجہ رکھتے ہیں۔کسی کو کسی دوسرے پر فوقیت نہیں ہوتی۔اور کوئی اپنے ساتھ کے مربوط درجے سے کم تر نہیں ہوتا۔

شجر پورفائیری درجہ بندی کے تمام تقاضوں کو پورا نہیں کرتا۔اور یوں ایک درجہ بندی سکیم کے تقاضوں پر پورا نہیں اترتا۔اور نہ ہی اس سے عملی درجہ بندی سکیم کے تقاضوں پر پورا نہیں اترتا۔اور نہ ہی اس سے عملی درجہ بندی میں کوئی مدد ملتی ہے۔یہ درجہ بندی سکیم کے لحاظ سے بہت کمزور ہے ہم کہہ سکتے ہیں۔کہ شجر پورفائیری درجہ بندی کے بنیادی اصولوں کی وضاحت کرنے کے باوجود درجہ بندی سکیم کے لحاظ سے انتہائی نامکمل ہے۔یہ شبت اصطلاحات کی کڑی یا تسلسل تو ظاہر کرتا ہے۔مگر ترتیب نہیں کرتا۔

خاکہ شجر پورفائیری

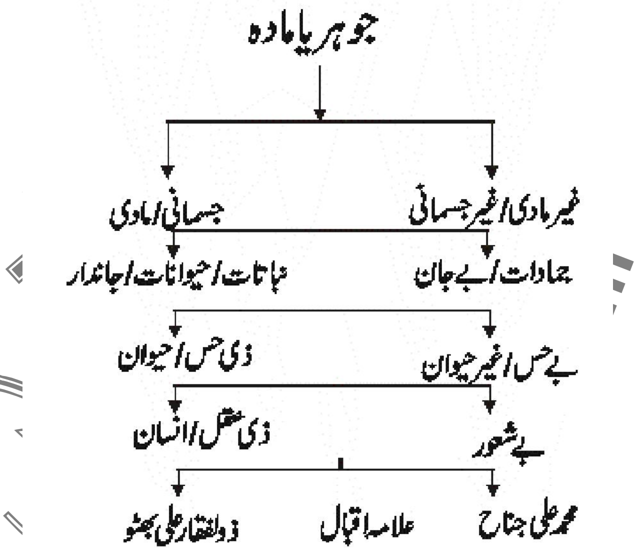

"محکومات پورفائیری": اشیاء اور علوم کی درجہ بندی کے لیے قدیم اور جدید دونوں ادوار میں فلاسفر نے چند اصول مرتب کے ان اصولوں کو محکوما کہتے ہیں۔ بنیادی طور پر یہ محکومات ارسطو کے پیش کردہ تھیں اور پھر فائرہ نے ان میں ترامیم کیں۔یہ محکومات پانچ ہیں۔

۱۔جینس: (Genus) جینس سے مراد اشیاء یا خیالات ایسا مجموعہ ہے جس کو دو یا دس سے زائد گروہوں یا افراد میں تقسیم کیا جانا ممکن ہو۔جینس میں ان تمام خصوصیات کا اجتماع ہوتا ہے جو اس کے ارکان میں انفرادی طور پر ہوتی ہیں۔ان سے مراد وہ خصوصیات ہیں جن کی بنیاد پر جینس کے ارکان کو اس کے ہم پلہ دوسری جینس کے ارکان سے با آسانی شناخت کیا جا سکے۔مثلاً جاندار ایک جینس ہے جس کو جانور اور پودوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔جاندار میں وہ تمام خصوصیات ہیں جو جانور اور پودوں میں مشترکہ ہیں۔

۲۔انواع: (species) جینس کو جن گروہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ان میں ہر گروہ کو نوع کہا جاتا ہے۔نوع ان تمام خصوصیات کے مجموعے کا نام ہے جو اس نوع کے تمام ارکان میں مشترک ہوتی ہیں۔اور جن کی بنیاد پر اس نوع کو اسی جینس کی دوسری انواع میں علیحدہ پہچانا جاتا ہے۔نوع میں اپنی بالا تر جینس کی تمام خصوصیات موجود ہونے کے علاوہ چند زائد خصوصیات بھی موجود ہوتی ہیں۔یہی زائد خصوصیات اس نوع کو ایک ہم مرتبہ دوسری کا انواع سے ممتاز کرتی ہیں۔مثلاً جانور جینس کو ہم فقاریہ اور غیر فقاریہ پر جانوروں کی دو انواع میں تقسیم کرتے ہیں۔دونوں میں جانور جینس کی تمام خصوصیات موجود ہیں۔اور ان کے علاوہ ریڑھ کی ہڈی کی خصوصیات زائد ہے۔جس کی موجودگی اور عدم موجودگی کے باعث جو انواع وجود میں آتی ہیں۔یہی وہ خصوصیت ہے۔جو ریڑھ کی ہڈی والے جانوروں کی طرح نوع کو غیر فقاریہ سے علیحدہ کرتی ہے۔

۳۔فرق: (Difference) فرق اس وصف کو کہتے ہیں۔جن کو بنیاد بنا کر کسی جینس کو مختلف انواع میں تقسیم کیا جاتا ہے۔فرق کو جینس کی خصوصیات میں شامل کرنے سے نوع کو اسی جینس کی دوسری انواع سے خمیر کرتی ہے۔جینس چند خصوصیات کا مجموعہ ہوتی ہے۔جن ہم ان خصوصیات میں فرق کا اضافہ کرتے ہیں۔تو وہ جینس انواع میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ایک وہ نوع جس میں وہ فرق موجود ہوتا ہے۔اور دوسری وہ جس میں وہ فرق موجود نہیں ہوتا۔یعنی ایک مثبت دوسری منفی مثلاً جانور جینس میں ریڑھ کی ہڈی کا فرق جمع کرنے سے دو انواع اپنی فقاریہ اور غیر فقاریہ وجود میں آتی ہیں اسی فرق کی بنیاد پر ہم دونوں انواع کو پہچان سکتے ہیں۔

۴۔خصوصیت: (Property) وہ وصف،خصوصیت جو کسی جینس یا نوع کے ہر رکن میں موجود ہوتی ہے۔مگر وہ نہ تو اس جینس یا نوع کے ساتھ

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی ایف اسائمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائمنٹس کے لیے آکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے،ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ،ایف اے، آئی کام ،بی اے، بی کام ،بی ایڈ،بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبرز پر رابطہ کریں

مخصوص ہوتی ہے۔اور نہ ہی جینس یا نوع کی تعریف میں شامل ہوتی ہے۔یعنی اس صنف کو اظہار کے بغیر بھی جینس یا نوع کی تعریف مکمل ہو جاتی ہے۔گویا یہ صفت اس جینس یا نوع کی بنیادی صفت نہیں ہوتی۔مثلاً ہر تکون کے تینوں اندرونی زاویوں کا مجموعہ ۱۸۰ ڈگری ہوتا ہے۔یہ صفت ہر تکون میں موجود ہوتی ہے۔ مگر یہ صفت مثلث کی تعریف کا جزو نہیں ہے اور اس صفت کا نام ہے بغیر بھی ہم مثلث کی تعریف کر سکتے ہیں۔یعنی وہ شکل جو تین خطوط مستقیم سے گھری ہوئی ہو یہ تعریف مکمل ہے۔اور اس میں کوئی سقم نہیں حالانکہ اس میں تینوں زاویوں کا کوئی ذکر نہیں ایسی طرح حمالیہ جینس کے تمام جانوروں کے جسم پر بال ہوتے ہیں۔ لیکن یہ صفت اس جینس کی تعریف میں شامل نہیں۔حمالیہ جانور کی تعریف وہ جانور جو اپنے بچوں کو دودھ پلاتے ہیں۔بالکل مکمل ہے اس لیے جسم پر بال والی خصوصیت کو ہم خصوصیت کہتے ہیں۔

۵۔عوارض (Accidents): ایسی صفت جس کا اس جینس یا نوع کے کسی ایک یا بہت سے ارکان میں موجود ہو یا نہ ہونا محض اتفاق ہو اور اس صفت کی موجودگی یا عدم موجودگی سے اس رکن کی اس نوع یا جینس کی حیثیت پر کوئی اثر نہ پڑتا ہو تو ان صفات کو عوارض کہیں گے۔مثلاً انسان کے بالوں ،جلد یا آنکھوں کا رنگ اور اس کے قد وقامت کا اس کے انسان ہونے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔کوئی انسان خواہ کالا ہو یا گورا بہر حال اس میں انسانی نوع کی تمام بنیادی خصوصیات موجود ہوتی ہیں۔اس لیے ایسی تمام صفات کو عوارض کا نام دیا گیا ہے۔

درجہ بندی کے اصول: درجہ بندی کے عمل میں بنیادی چیز خاصیت ہے جس کو سامنے رکھ کر درجہ بندی کی جاتی ہے۔درجہ بندی کے اصول درج ذیل ہیں:

1۔ کسی مضمون کی تقسیم کا آغاز دو طریقوں سے ہوتا ہے آغاز وسعت سے یا عمق سے۔اگر آغاز وسعت سے ہو تو اس کی انتہا عمق پر ہوگی اور اگر آغاز عمق سے ہو تو انتہا وسعت پر ہوگی۔

2۔ درجہ بندی کا عمل سلسلہ وار ہونا چاہیے اور ہر مرحلہ پر کی گئی ذیلی تقسیم کے باہمی تعلق میں یکسانیت ہونی چاہیے۔مثلاً براعظم ایشیا کو تقسیم کرنا ہو تو بھارت ، پاکستان اور سعودی عرب جیسی ذیلی تقسیم وجود میں آئے گی۔اگلے مرحلے میں ان تمام ممالک میں مزید درجہ بندی کی جائے گی۔جیسے پاکستان کی درجہ بندی ، پنجاب،سندھ،سرحد،بلوچستان میں کی جا سکتی ہے۔

3۔ ہر جینس یا مضمون کی درجہ بندی کے لئے کسی نہ کسی فرق یا خصوصیت کو بنیاد بنایا جائے لیکن ہر مرحلے پر تقسیم کے عمل کے لیے ایک اور صرف ایک خصوصیت ہی استعمال کی جائے۔

4۔ ایک نوع یا ذیلی درجے کا اسی سلسلے کی دوسری انواع یا ذیلی درجے سے قریبی تعلق ہونا چاہیے یعنی جب کسی جینس یا درجے کو ذیلی درجوں میں تقسیم کیا جائے تو ان تقسیم شدہ انواع کا آپس میں ایک دوسرے سے تعلق ہونا چاہیے۔

5۔ ہر ادنیٰ نوع کو اپنی انتہائی حد پر متعین ہونا چاہیے۔یعنی درجہ بندی اس وقت تک جاری رکھی جانی چاہیے جب تک مزید تقسیم ممکن ہو۔ادنیٰ نوع سے مراد ایسی نوع ہے جس کی مزید تقسیم ممکن نہ ہو۔

درجہ بندی کے یہ اصول دنیا بھر میں موجود ہر قسم کی اشیاء کی تقسیم کے لئے استعمال کیے جا سکتے ہیں۔کسی بھی مضمون یا اشیاء کے مجموعے کی درجہ بندی کرنے کے لئے ہمیں کوئی نہ کوئی فرق یا خاصیت تلاش کرنا ہوتی ہے جس کی بنیاد پر ہم اس مضمون کو ذیلی درجوں میں تقسیم کر سکتے ہوں۔چنانچہ تقسیم کا یہ عمل اس وقت تک جاری رہے گا جب تک ہم ان کی ادنیٰ انواع تک نہ پہنچ جائیں۔جہاں سے مزید تقسیم نہ ہو سکے اور اس عمل میں ہر مرحلے پر ایک اور صرف ایک خاصیت کو استعمال کیا جائے گا۔

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com 0334-5504551

سوال نمبر4: کتب خانوی درجہ بندی کے مقاصد بیان کریں نیز عالمی درجہ بندی کا تفصیلی جائزہ لیں۔

جواب: درجہ بندی کی ضرورت: کتب خانے میں درجہ بندی کی اہمیت مسلمہ ہے اس کے ذریعے مشابہ اور غیر مشابہ وضامن الگ الگ بنیادی خصوصیت کے تحت ترتیب دیتے ہیں۔کتابوں کی درجہ بندی کرتے وقت اہم مواد کی اس علمی درجہ بندی کے تقاضوں کو نظر میں رکھتے ہیں۔جو مصنف کے اپنے مضامین میں بیان کی ہیں کتب خانہ مواد حاصل کرتا ہے تاکہ وہ قارئین کو مہیا کر سکے۔مواد کو اس انداز سے ترتیب دیا جاتا ہے۔کہ اس تک قاری کی رسائی آسانی سے ہو سکے۔ اور یہ درجہ بندی نظام ہی کی بدولت ممکن ہے۔اگر کتب خانے کا مواد کم ہے تو لائبریرین کے لیئے آسانی ہے کہ وہ مواد کی تعداد زیادہ اور مختلف اقسام کا ہے تو لائبریرین کے لیئے مشکل ہوگا کہ وہ آسانی سے مواد کو شیلفوں سے حاصل کر سکے اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ درجہ بندی کتب خانے کی نہایت اہم ضرورت ہے۔کتب خانے کی نہایت اہم ضرورت ہے۔کتب خانے کا اولین مقصد علم کی ترسیل ہے اور اس وقت یہ ممکن ہوسکتا ہے۔جب کتب خانے کا مواد کسی درجہ بندی نظام کے تحت ترتیب دیا گیا ہوتا کہ:

۱۔ الماریوں سے کتابوں کو استعمال کے لیے نکالنے اور رکھنے میں آسانی ہو۔

۲۔قارئین کو مواد جاری کرنے میں آسانی ہو۔

۳۔مواد کی تلاش میں قارئین اور عملے کے وقت کی بچت ہو۔

۵۔کسی موضوع پر مواد کی تعداد کا پتہ چلتا ہو

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

۶۔ کتابیات بنانے میں آسانی ہو ۷۔ اشاریہ بنانے میں آسانی ہو۔

۸۔ کتب خانے کے مواد کی پڑتال کرنے میں آسانی ہو۔ ۹۔ صحیح ترتیب کی وجہ سے نئے مواد کی درجہ بندی میں آسانی ہو۔

۱۰۔ درجہ بندی میں یکسانیت قائم کرنے میں آسانی ہو۔

اس سے قطع نظر کہ کتب خانے کا مواد کم ہے یا زیادہ ہے درجہ بندی نظام کی وجہ سے کتب خانے میں موجود مواد تک قاری کی رسائی آسان ہوجاتی ہے۔ جس کے نتیجے میں کتب خانے کے لیئے مقاصد کے حصول میں آسانی پیدا ہوجاتی ہے۔

مقاصد: درجہ بندی کے مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ ترتیب میں معاونت:۔ کتب خانے میں درجہ بندی کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ مواد کو اس طریقے سے ترتیب دیا جائے کہ سٹاف اور قارئین کی رسائی آسان ہو سکے۔ اور علمی لحاظ سے مواد میں ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ قائم ہو یعنی ایک جیسا مواد ساتھ ساتھ ترتیب دیا گیا ہے۔

۲۔ صحیح جگہ رکھنا:۔ استعمال کے لیئے مواد شیلفوں سے اٹھایا جاتا ہے۔ اور استعمال کے بعد اس کو واپس اس جگہ پر رکھنا پڑتا ہے۔ ایسا صرف کسی درجہ بندی نظام کو زیر استعمال لانے سے ہی ممکن ہے۔

۳۔ اصولی ترتیب:۔ جب ایک مرتبہ یہ فیصلہ کیا جائے کہ فلاں درجہ بندی نظام کے تحت مواد کو ترتیب دیا جائے گا۔ تو اس نظام کی علامات کے تحت ہی ترتیب دی جائے درجہ بندی کی علامات کی مدد سے شیلفوں میں مواد کو نکالنے اور واپس رکھنے میں آسانی ہوجاتی ہے۔

۴۔ نئے مواد کا اضافہ:۔ کتب خانہ مختلف مضامین پر مواد خریدتا رہتا ہے۔ درجہ بندی نظام اس وقت مددگار ہوگا۔ اگر ہم نئے مواد کو پہلے سے موجود مواد کے ساتھ رکھ سکیں۔

۵۔ سٹاک سے مواد کا نکالنا:۔ کتب خانے کے ذخیرہ سے کسی مواد کو بھی کسی درجہ بندی سے نکالنے میں درجہ بندی نظام کی مدد سے آسانی ہوجاتی ہے۔

۶۔ نمائشی کتب:۔ کسی مخصوص موضوع پر کتابوں کی نمائش کے لیئے درجہ بندی نظام مددگار ثابت ہوتا ہے۔

۷۔ دوسرے مقاصد:۔ درجہ بندی نظام سے درج ذیل مقاصد بھی حاصل ہوتے ہیں۔

۱۔ معلومات کی درجہ بندی کرنے میں مدد ملتی ہے۔ ۲۔ کتابیات، کیٹلاگ اور اجتماعی کیٹلاگ بنانے میں مدد ملتی ہے۔

۳۔ حوالہ جاتی۔ استفسارات میں مدد ملتی ہے۔ ۴۔ قارئین کی طرف سے سفارشات کی درجہ بندی میں مدد ملتی ہے۔

۵۔ مختلف موضوعاتی شماریات میں مدد ملتی ہے۔ ۶۔ موضوعی کیٹلاگ کی ترتیب میں مدد ملتی ہے۔

۷۔ کیٹلاگ ساز کو موضوعی سرخی لگانے میں مدد ملتی ہے۔ ۸۔ کیٹلاگ دیکھتے صفت درجہ بندی نظام کی علامات، قاری کو مواد کی طرف راہنمائی کرتی ہیں۔

۹۔ کتب خانے کے سٹاف کو مرکزی کتب خانے اور ذیلی کتب خانوں کے لیئے مواد کی فہرست بنانے میں مدد ملتی ہے۔

سوال نمبر5: پاکستانی کتب خانوں میں درجہ بندی کے عمومی مسائل پر سیر حاصل نوٹ تحریر کریں۔

جواب: درجہ بندی کے مسائل: پاکستان کی لائبریریوں کے لئے درجہ بندی کے مسائل درج ذیل ہیں۔

1۔ پاکستان کا نمبر تبدیل: ڈیوی کی درجہ بندی میں پاکستان کو پہلے 954.7 کا نمبر دیا گیا تھا۔ اس کے تحت ملک بھر کے کتب خانوں نے درجہ بندی کا عمل مکمل کرلیا گیا۔ پھر یہ نمبر تبدیل کر کے 954.9 کر دیا گیا۔ جس سے پاکستانی ماہرین ایک مسئلہ کا شکار ہوگئے کہ پہلے والی کتب کا نمبر تبدیل کریں یا نئی آنے والی کتب کا پرانا نمبر ہی لگا دیں۔ ابھی ماہرین شش و پنج میں ہی تھے کہ پھر پاکستان کا نمبر 954.91 کر دیا گیا۔ بار بار کی یہ تبدیلی پاکستانی لائبریرین کے لئے بڑی مشکل پیدا کرتی ہے۔

2۔ اسلام کے ساتھ متعصبانہ رویہ: ڈیوی کی درجہ بندی میں اسلام کو بہت کم جگہ دی گئی۔ اسلام کا شمار دنیا کے بڑے مذاہب میں ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اسلام میں تعلیم اور تحقیق کا کام وسیع پیمانے پر ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے اسلامی مواد میں بے پناہ اضافہ ہوتا ہے۔ اس لئے پاکستان میں بہت سی لائبریریوں نے ڈیوی کی درجہ بندی سکیم کو تبدیل کر کے اپنی درجہ بندی سکیمیں بنا کر اپنا مواد ترتیب دیا ہے۔ جیسے شفیع درجہ بندی سکیم۔ غنی الاکرم سبزواری کی اسکیم، اس کے علاوہ بھی بہت سے کتب خانوں نے اپنا مواد اپنی ضرورت کے مطابق سکیم کو ترتیب دیا ہے۔

3۔ پاکستانی زبانوں کی درجہ بندی کا مسئلہ: ڈیوی کی درجہ بندی پر عمل پیرا ہو کر پاکستان میں بولی جانے والی زبانوں کے مواد کے درجہ بندی نمبر اتنے طویل ہوجاتے ہیں کہ ان کا تحفظ کرنا اور ان کو یاد رکھنا بہت مشکل کام ہے۔ اس لئے پاکستان میں بہت سے کتب خانوں نے اپنے مواد کو مقامی طور پر تیار کردہ سکیموں کے مطابق ترتیب دینا شروع کردیا ہے۔

4۔ زبان و ادب کو علیحدہ رکھنا: زبان اور ادب کا چولی دامن کا ساتھ ہے مگر ڈیوی نے زبان کو 400 والے درجہ میں اور ادب کو 800 والے درجے میں رکھ دیا ہے یہ ایک طرفہ تماشہ ہے۔ اس اسکیم پر عمل کرنے سے ایک ہی زبان پر شائع ہونے والا مواد کچھ 400 والے خانے میں رکھا جائے گا اور کچھ 800

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اے اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

Download Free Assignments from SolvedAssignmentsAiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

والے خانے میں اس سے ایک طرف قارئین کے لئے دشواری ہے۔اور دوسری طرف لائبریری کا عملہ بھی طرح طرح کے الجھاؤ میں رہتا ہے۔

5۔ **معاشرتی علوم اور تاریخ میں فاصلہ:** کسی بھی ملک کی سیاست، معیشت اور دیگر معاشرتی امور اور اس ملک کی تاریخ کا باہمی بنیادی ربط ہوتا ہے۔مگر ڈیوی کی درجہ بندی میں معاشرتی علوم کے لئے 300 کا درجہ رکھا گیا ہے جبکہ تاریخ کے لئے 900 کا درجہ متعین کیا گیا ہے۔جو اس سکیم کے تحت پاکستانی کتب خانوں میں مسائل پیدا کرتا ہے اور اس اسکیم کی ایک بڑی کمزوری ہے۔

6۔ **کمپیوٹر سائنس اور الیکٹرانکس کے علیحدہ علیحدہ درجے:** کمپیوٹر سائنس کا زیادہ دارومدار الیکٹرانکس پر ہے مگر ڈیوی نے کمپیوٹر سائنس کو 004.006 میں رکھ دیا گیا ہے۔جبکہ الیکٹرانکس کے لئے 621.381 کا درجہ دیا گیا ہے۔اس تقسیم سے ایک ہی جگہ رکھا جانے والا مواد علیحدہ علیحدہ ہو جاتا ہے۔اس کی بجائے اگر الیکٹرانکس اور کمپیوٹر سائنس کو ایک ہی بڑے درجے میں رکھ دیا جائے تو بہت بہتر ہوگا۔

7۔ **ڈی ڈی سی کا مہنگا سیٹ:** ڈیوی کا سیٹ بہت مہنگا ہے پاکستان میں عام لائبریریوں کے پاس اتنا بجٹ نہیں ہوتا کہ وہ اتنا مہنگا سیٹ خرید سکیں مثلاً ڈیوی کا 22 ایڈیشن تقریباً -/Rs.30000 کا ہے۔جبکہ ہمارے ہاں ایک عام لائبریری کا بجٹ اتنا مالی بوجھ اٹھانے کا متحمل نہیں ہوتا۔

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام بی ایڈ ایم اے ایم ایس سی ایم ایڈ ایم فل پی ایچ ڈی کی تمام اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔